باب۔۱۷

نماز کسوف

(گرہن)

[قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ،(البقرة:۱۱۸)]

حدیث ۹۸۲تا۹۸۵: جب سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ مسجد پہنچے، پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا" آفتاب اور ماہتاب کسی کی موت کے سبب گہن میں نہیں آتے۔ جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو، یہاں تک کہ گہن ختم ہو جائے"۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ گہن خدا کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

راویان: حسن ابو بکرہؓ، قیسؓ، عبدالرحمٰن بن قاسمؓ، اور مغیرہ بن شعبہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۷)۔

حدیث ۹۸۶: آنحضرتؐ کے عہد میں سورج میں گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ کھڑے ہوئے تو کافی دیر تک قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو طویل کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو کچھ دیر تک کھڑے رہے۔ پھر طویل سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب پورا روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اس میں پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ آفتاب اور ماہتاب دونوں خدا کی نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی موت یا حیات کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں گہن میں دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو، اور صدقہ کرو۔ پھر فرمایا، اے امّت محمدیؐ! کوئی شخص خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں۔ اسے غیرت آتی ہے کہ اس کا بندہ یا لونڈی زنا کرے۔ میری امّت کے لوگو! جو کچھ میں جانتا ہوں اسے اگر تم لوگ جان لوگے تو پھر تم کم ہنس سکوگے اور زیادہ روؤگے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۹۸۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب گہن میں گیا تو پکارا گیا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۹۸۸،۹۸۹: (سورج گرہن اور نماز کسوف): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں اوپر بیان کردہ حدیث ۹۸۶۔
راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۹۹۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب و ماہتاب اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت کے سبب گرہن میں نہیں آتے، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان سے ڈراتا ہے۔ راوی: ابو بکرہؓ۔

حدیث ۹۹۱: ایک یہودی عورت میرے پاس کوئی بات پوچھنے پہنچی۔ پہلے اس عورت نے مجھ سے کہا خدا تمھیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ اس پر میں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ کیا لوگ اپنی قبروں میں عذاب دیے جاتے ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا "اس سے خدا کی پناہ"۔۔۔ پھر ایک روز صبح کے وقت رسول کریمؐ کہیں جانے کے لیے سواری پر چڑھے ہی تھے کہ سورج کو گہن لگ گیا۔ آپؐ چاشت کے وقت لوٹے اور اپنے حجروں کے درمیان سے گذرے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ وہاں موجود تمام لوگ بھی آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے پہلی رکعت میں طویل قیام کرنے کے بعد دو طویل رکوع کیے۔ پھر طویل سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت بھی اسی ترتیب سے ادا کی۔ نماز کسوف کے ختم ہونے پر حضورؐ نے فرمایا، جو اللہ نے چاہا مجھ سے کہلوایا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ اب وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۹۹۲: جب آنحضرتؐ کے زمانے میں گہن لگا تو اعلان کیا گیا کہ نماز (کسوف) ہونے والی ہے۔ اس نماز میں رسول اکرمؐ نے طویل قیام کے بعد ایک رکعت میں دو طویل رکوع کیے اور دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کیے۔ پھر بیٹھے رہے جب تک کہ سورج مکمل روشن نہ ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے کبھی ان سے طویل سجدے نہیں کئے۔
راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۹۹۳: رسول اکرمؐ نے نماز کسوف پڑھائی تو سورۃ البقرہ کی طوالت کے برابر رکوع کیا۔ پھر کچھ دیر کھڑے رہے۔ اس کے بعد ایک بار پھر رکوع میں گئے لیکن اس کی طوالت پہلے رکوع سے کم تھی۔ پھر طویل سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

Siddiqui Publications

نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ نماز کے بعد لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگوں نے دیکھا کہ آپؐ آگے بڑھ کر کچھ لے رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "میں نے جنت کو دیکھا تو میں نے چاہا کہ اس سے ایک خوشہ لے سکوں۔ اگر میں اسے پالیتا تو اسے تم رہتی دنیا تک کھاتے ہوتے۔ مجھے دوزخ بھی دکھائی گئی۔ اس میں، میں نے شوہر کی نافرمان اور احسان فراموش عورتوں کی کثرت دیکھی"۔

راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۷، ۱۸۳، اور ۸۷۴)۔

حدیث ۹۹۴: سورج گرہن کے موقع پر لوگوں نے خصوصی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد نبی کریمؐ نے لوگوں سے خطاب کیا جس میں بتایا کہ ابھی ابھی مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی۔ میری طرف وحی بھیجی گئی کہ قبر میں فتنہ دجال کے مثل آزمائش ہوگی۔ قبر میں تمھارے پاس فرشتہ آکر ایک آدمی (نبی اکرمؐ) کی بابت دریافت کرے گا۔ مومن کہے گا کہ یہ محمدؐ ہیں اور اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے پاس کھلی دلیلیں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے تو ہم نے اسلام قبول کیا اور پیروی کی۔ جب کہ منافق کہے گا میں نہیں جانتا، بس لوگ جو کہتے تھے وہ میں بھی کہہ دیتا تھا۔ راوی: اسما بنت ابی بکرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۷، ۱۸۳، اور ۸۷۴)۔

حدیث ۹۹۵: آنحضورؐ نے گرہن کے موقع پر غلام آزاد کرنے کے لیے فرمایا۔ راوی: اسماءؓ۔

حدیث ۹۹۶: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ نماز کسوف کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگو۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (تفصیل دیکھیں حدیث ۹۹۱)۔

حدیث ۹۹۷، ۹۹۸: حضورؐ نے فرمایا، آفتاب و ماہتاب کو کسی کی موت و حیات کے سبب گہن نہیں لگتا۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں۔ تم ان کو دیکھو تو (خصوصی) نماز پڑھو۔ راویان: ابو مسعودؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔ (نماز کی تفصیل کے لیے دیکھیں حدیث ۹۹۲ اور حدیث ۹۹۳۔۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۹۹۹: جب سورج گرہن ہوا تو آنحضرتؐ اس طرح گھبرا کر کھڑے ہوئے جیسے قیامت آگئی۔ آپؐ نے مسجد پہنچ کر طویل قیام و رکوع و سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور فرمایا کہ تم اس کو دیکھو تو ذکر الٰہی اور دعا و استغفار کرو۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۰۰۰: جس دن حضرت ابراھیم (آنحضرتؐ کے صاحبزادے) کا انتقال ہوا اس دن سورج کو گہن لگا۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ سورج کو یہ گہن اسی موت کے سبب لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب اور ماہتاب خدا کی دو نشانیاں ہیں۔ ان کو گہن لگنے کا تعلق کسی کی موت و حیات سے نہیں۔ اسے دیکھو تو دعا کرو اور نماز (کسوف) پڑھو۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۱۰۰۱، ۱۰۰۲: سورج گہن ہوا تو رسول اکرمؐ اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے۔ مسجد پہنچے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ سورج مکمل روشن ہو گیا۔ شروع میں کچھ لوگوں نے اس گرہن کو آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی موت سے منسلک کر دیا تھا کیوں کہ اُن کی وفات اِسی روز ہوئی تھی۔ جس پر آپؐ نے فرمایا کہ "گرہن اللہ کی نشانیوں سے ہے اس کا کسی کی موت و حیات سے کوئی تعلق نہیں"۔ اور فرمایا کہ تم اس کو دیکھو تو اس دوران نماز پڑھا کرو۔ راوی: ابو بکرہؓ۔

حدیث ۱۰۰۳: آنحضرتؐ نے نماز کسوف ۲ رکعت پڑھائی جو ۴ رکوع کے ساتھ تھی اور اس میں پہلی رکعت دوسری رکعت سے طویل تھی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۰۰۴: نبی کریمؐ نے گرہن کی نماز کے لیے پکارنے والے کو بھیجا۔ یہ نماز ۲ رکعت کی تھی جس میں ۴ رکوع اور ۴ سجدے کیے۔ اور اس نماز میں آپؐ نے بلند آواز سے قرآن کی قراءت کی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔